مومن عبرت کے سامان دیکھ کر ڈر جاتا ہے

(فرمودہ ۴۔ ستمبر ۱۹۱۴ء)

حضور نے تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد اس آیت کی تلاوت کی:-

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ [1]۔

پھر فرمایا:-

بہت سے لوگ ایک واقعہ کو دیکھ کر اس کو یاد رکھتے ہیں اور اس سے بہت فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن کچھ ایسی مخلوق بھی ہوتی ہے جو ایک نظارہ کو دیکھ کر جھٹ پٹ اسے فراموش کردیتی ہے بھلا دیتی ہے اور ذہن سے اتار دیتی ہے۔ ایسے لوگ ہمیشہ ٹھوکریں کھاتے رہتے ہیں۔ انہیں ایک دفعہ نصیحت ہوتی ہے اس کو چھوڑ دیتے ہیں پھر ہوتی ہے پھر ترک کردیتے ہیں اور ہر دفعہ انہیں نئے تجربہ اور نئی آزمائش کی ضرورت درپیش ہوتی ہے۔ دانا انسان ایک تجربہ شدہ بات کو حاصل کرکے اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش شروع کردیتا ہے مگر بیوقوف اور نادان انسان ہر دفعہ نیا تجربہ کرنا چاہتا ہے وہ کہتا ہے کہ ایک دفعہ اتفاقی طور پر یہ بات ہوگئی تھی۔

جس قدر ترقی کرنے والی اور بڑھنے والی قومیں دنیا میں ہوتی ہیں ان کے کاموں کا دارومدار اتفاقی باتوں پر نہیں ہوتا بلکہ وہ ہر ایک کام کی وجہ اور ذریعہ دریافت کرتی ہیں۔ ایک

احمق اور تنزل میں جانے والا انسان کہتا ہے کہ اتفاق سے یہ بات ہوگئی ہے۔ مگر ہوشیار اور ترقی کرنے والا انسان کبھی اس طرح نہیں کہتا۔ وہ ہر ایک بات کی وجہ دریافت کرکے اگر اس کو اپنے لئے مفید اور فائدہ مند سمجھتا ہے تو اس پر عملدرآمد کرنا شروع کردیتا ہے۔ اور اگر مُضر اور نقصان رساں پاتا ہے تو اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان کی شرارت کی وجہ سے ان کو سزادی لیکن انہوں نے اس بات کو نہ سمجھا بلکہ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ۔ پھر ان کے دل سخت ہوگئے اور اس سزا کوانہوں نے بھلادیا اور کہا کہ ایسے اتفاق ہوہی جایا کرتے ہیں حالانکہ انہیں یہ سمجھنا چاہیئے تھا کہ یہ سزا جو ہمیں ملی ہے یہ ہماری شرارتوں کا نتیجہ ہے۔ قوم تباہ ہوگئی' سردار مارے گئے۔ شہر اور گاؤں ویران ہوگئے لیکن انہوں نے ان سب باتوں کو اتفاق پر ہی محمول کیا۔ اسی طرح اب کہا جاتا ہے۔

فرمایا کہ پتھر بھی ایسے نرم ہوتے ہیں کہ جن سے پانی نکل آتا ہے لیکن یہ خبیث ایسے ہیں کہ کبھی دانائی کی بات نہیں کرتے۔ رحم کا مادہ ان میں نہیں رہا' نیکی اور تقویٰ ان سے اُڑگیا ہے۔ یہ روزانہ عبرت کے سامان دیکھتے ہیں لیکن پھراندھے ہوکر گزرجاتے ہیں۔ ان کے دلوں میں نہ خوف خدا ہے نہ رحم ہے نہ مہربانی۔ اس لئے ہر ایک بات کو اتفاقی کہہ دیتے ہیں اور کبھی اس بات کے اسباب اور علتوں پر غور نہیں کرتے۔ اگر یہ غور کرتے تو انہیں معلوم ہوجاتا کہ یہ سزا جو ہمیں ملی ہے کہ ہم پرعذاب نازل ہورہے ہیں یہ خداتعالیٰ کی نافرمانی اور نبیوں کے مقابلہ کی وجہ سے ہے لیکن یہ دن بدن سنگ دل سے سنگ دل ہی ہوتے چلے گئے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تباہ ہوگئے۔

مومن کی شان: مومن کی یہ شان نہیں ہوتی وہ عبرت کے سامان دیکھ کر ڈر جاتا ہے اور طرح طرح کے بہانے نہیں بناتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سناتے تھے کہ کسی گاؤں میں ہیضہ جو پڑا تو ایک شخص کسی کی لاش دیکھ کر کہنے لگا کمبخت پیٹ بھر کر کھاتے ہیں اس لئے مرتے ہیں۔ ہم تو ایک چپاتی کھاتے ہیں اس لئے بیمار بھی نہیں ہوتے۔ دوسرے ہی دن ایک جنازہ نکلا پوچھا گیا کہ کس کا ہے تو معلوم ہوا اس ایک چپاتی کھانے والے کا ہے۔ تو بدبخت لوگ سامان عبرت کو دیکھ کر اندھے اور بہرے ہو کر گزرجاتے ہیں۔ وہ لوگوں کو تباہ ہوتا دیکھتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ اوروں کیلئے ہی یہ ہلاکت ہے ہمارے

لئے نہیں۔ اور اپنے آپ کو ہر ایک قسم کے دکھوں اور تکلیفوں سے مامون اور مصئون سمجھتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کے دل سخت ہوجاتے ہیں۔ بعض جگہ طاعون پڑی ہے تو ایسا بھی ہوا ہے کہ بجائے اس کے کہ اس سے لوگ نصیحت اور عبرت پکڑتے قبروں کو اُکھیڑ کر مُردوں کے کفن اُتارتے رہے ہیں اور ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں کہ مُلّاں نے مُردے کو جلدی دفن کرنے کی وجہ سے اس کے زیور نہ اُتارنے دیئے اور پھر قبر کھود کر میت کے ہاتھ اور کان زیور کیلئے کاٹ لئے۔ ان عبرتوں کو دیکھ کر بھی جن کے سامان خداتعالیٰ کی طرف سے مہیا ہوتے ہیں کمبخت لوگ فائدہ نہیں اٹھاتے لیکن جو خداتعالیٰ کے فرمانبردار اور نیک بندے ہوتے ہیں وہ ضرور نفع حاصل کرلیتے ہیں۔

یہ انسان بھی عجیب قسم کے ہوتے ہیں ہم نے ان کا دل تو نرم بنایا تھا حتیٰ کے اس میں ہڈی بھی کوئی نہیں رکھی تھی مگر ان کے دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوگئے روزانہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہیں لیکن پھر کہہ دیتے ہیں کہ یہ اتفاقی بات ہے۔ خداتعالیٰ آپ لوگوں کو اپنی باتوں کے سمجھنے اور ان سے فائدہ حاصل کرنے کی طاقت دے۔ تمہارے دلوں کو نرم کردے اور محبت و اخلاص سے بھردے۔ اور آپس میں اتفاق رکھنے کی توفیق دے۔

(الفضل ۱۰۔ ستمبر ۱۹۱۴ء)

لہ البقرۃ:۷۵